شفیق الدین فاروقی

دار العلوم کے شب و روز

تعلیمی سال کا آغاز اور افتتاحی تقریب

شوال سے دینی مدارس کا تعلیمی سال شروع ہوتا ہے حسب معمول اب کے بار بھی شروع شوال سے دور دراز علاقوں سے تشنگانِ علم کے قافلے دار العلوم پہنچنا شروع ہو گئے۔ ذوقِ علم، دار العلوم سے محبت اور یہاں داخلہ و حصولِ تعلیم کے لیے اشتیاق و بیتابی کے مناظر دیدنی تھے۔ اہل دل اور علومِ نبوت کے قدر دانوں اور دین و علم دین کا صحیح ذوق رکھنے والوں کے لیے یہ تسکینِ خاطر، ازدیادِ ایمان اور روحانی مسرتوں کے سبب بنتے رہے۔

۱۲ شوال سے باقاعدہ درجات کے لحاظ سے مرتب کردہ نظام الاوقات کے مطابق نئے آنے والے طلباء سے امتحانات کا سلسلہ جاری رہا۔ داخلہ کے امتحانات دار العلوم دیوبند کے جدید نظام کے مطابق یہاں بھی تحریری طور پر لیے جاتے رہے۔ ایک ہفتہ میں حسب گنجائش مطلوبہ تعداد کا داخلہ مکمل ہو گیا۔ دار الاقامہ، درسگاہوں، اکوڑہ اور اطراف کی مساجد کے علاوہ قرب و جوار میں کرایہ کے مکانات میں بھی طلبہ کو ٹھہرانے کا اہتمام کیا گیا۔ دورۂ حدیث کے لیے ساڑھے تین سو سے زائد درخواستیں موصول ہوئیں اور "پہلے درخواست" اور "پہلے داخلہ" کے اصول پر ڈھائی سو کے قریب طلبہ دورۂ حدیث کی درخواستیں برائے داخلہ منظور کر لی گئیں۔

دار العلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کی راہنمائی میں شعبہ تعلیمات کے کارکنوں نے دن رات کام کر کے ہفتوں کے کام کو دنوں میں نمٹایا۔ دار العلوم کے مشائخ اور دیگر اساتذۂ کرام نے اس سلسلہ میں بھرپور دلچسپی سے تعاون کیا ــــ سال رواں سے تمام درجات میں وفاق المدارس کے نصابِ تعلیم کے مطابق درجہ بندی لازم قرار دیدی گئی جس کی وجہ سے بظاہر تمام درجات کے طلبہ کے متاثر ہونے کا اندیشہ بھی ظاہر کیا جاتا رہا مگر خدا تعالیٰ کی دار العلوم کے ساتھ اس کے بانی مرحوم کے خلوص و للّٰہیت اور معاونین و متعلقین کی دعاؤں کے پیش نظر ایک علیحدہ معاملہ اور اجتباعی شان رہی۔

اس سال تمام درجات میں طلبہ کے داخلہ کی کثرت اور درسگاہوں کو اپنی تنگ دامنی کی شکایت، داخلہ میں اصولوں کی پابندی اور سختی کے باوجود ہر درجہ میں ریکارڈ تعداد ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک

جدید طلبہ کے داخلہ اور قدیم طلبہ سے متعلق انتظامی امور اور تقسیم کتب کے بعد ۲۳ شوال کو باقاعدگی سے دار الحدیث میں تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ العالی نے ترمذی شریف کا افتتاحی درس دیا۔ دار العلوم کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے تعلیمی سال کے آغاز، دار العلوم کے تعلیمی اور تربیتی طریق کار، اساتذہ وطلبہ اور منتظمین کی ذمہ داریوں سمیت جہادِ افغانستان، جہادِ کشمیر، خلیج کی صورتحال اور ملک میں نفاذِ شریعت جیسے اہم موضوعات کی شرعی نقطۂ نظر سے توضیح کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں دار العلوم کے سرپرستوں، معاونین اور اہلِ خیر سے درسِ نظامی بالخصوص دورۂ حدیث میں طلبہ کی کثرت اور درسی کتابوں کی قلت کے پیشِ نظر بھرپور تعاون کی اپیل کی۔ موجودہ صورتحال یہ رہی کہ دورۂ حدیث میں دو طلبہ پر ایک کتاب دی جاتی رہی، جو کسی بھی طالب علم کے لیے اس کی طبعی تسکین اور علمی ضرورت کی تکمیل نہیں قرار دی جا سکتی۔ سر دست فوری طور دورۂ حدیث کے طلبہ کے لئے "صحاح ستہ" (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی) کے ایک سو سیٹ کی فوری ضرورت ہے۔ دوسرے درجات میں بھی تقریباً ہر کتاب کے کم و بیش ۵۰ سے ۷۰ تک نسخے مطلوب ہیں جو اہلِ خیر کے تعاون اور مخلصین و متعلقین کی بھرپور دلچسپی سے پورے کیے جا سکتے ہیں۔

دار العلوم کے شعبۂ حفظ و تجوید کا معاملہ بھی یہی رہا، اس شعبہ میں ایک ہزار سے زائد درخواستیں داخلہ کے لیے موصول ہوئیں۔ تمام خواہشمند محترم اور مخلصین ہیں مگر کیا کیا جائے؟ چنانچہ حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ حکمت و تدبیر سے یہ مسئلہ بھی نپٹاتے رہے۔

تقریب کے آخر میں دار العلوم کے بانی مرحوم، اساتذۂ کرام مرحومین، علماء و صلحاء امت، وابستگان، معاونین، جہادِ افغانستان، دینی مدارس اور تمام عالمِ اسلام کے لیے خصوصیت سے دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔

ضروری اطلاع

گذشتہ شمارہ میں مولانا سید تصدّق حسین بخاری صاحب کا مقالہ "اصل دیت کیا ہے؟ سو اونٹ یا دس ہزار درہم؟" چھپا تھا۔ اس سلسلہ میں مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب اور مولانا مدرار اللہ مدرار نقشبندی کے مضامین بعنوان "اونٹوں کی طرح نقدین بھی اصل دیت ہیں" موصول ہوئے ہیں، بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر اس شمارہ میں شریکِ اشاعت نہ ہو سکے، انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں نذرِ قارئین کر دیئے جائیں گے۔

(ادارہ)